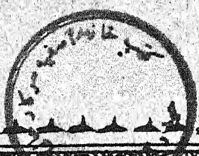
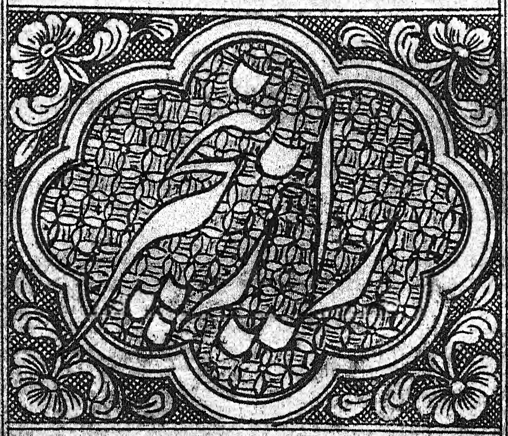


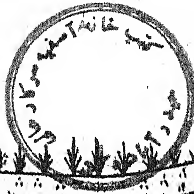
بعون خدای دو جہان و فضل صناع این و آن

مسئلہ نیچر کا فیصلہ جناب نواب غلام احمد خان صاحب احمدی رئیس کنجپورہ
ضلع کرنال ممبر صیغہ ڈاک پریس و معافی و پنشن و اسٹام ریاست گوالیار نے بموسوم



تحریر فرما کر شکوک و اوہام باطلہ کا پردہ اٹھا دیا ۱۵ اردسمبر ۱۸۹۵ء
کو مقام لشکر گوالیار بازار جنک گنج مطبع عالیجاہ دربار میں

باہتمام بندہ آغا نجن مہتمم مطبع طبع ہوا





بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر (۲۲) صبح نور

حضرات! آج جس مسئلہ کی صراحت زیر بحث ہی وہ اُن غور و فکر کرنے والے دماغون کی توجہ کے لایق ہی جن کو ایسے مسایل کی طرف میلان خاص ہے مین جو کچھہ بیان کرون گا وہ میرے دماغی خیالات ہین ان خیالات کے اظہار کی ضرورت اگر ہی تو صرف اس قدر کہ بحالت درست اور صحیح ہونے کے شاید کسی متردد دل کو طمانیت دے سکین۔

موجودہ وقت اور جدید تحقیقات اور جدید علوم خصوص علوم طبعی کے تجربون نے بعض دماغون پر کچھہ ایسا اثر کیا ہی کہ وہ مذاہب کی وقعت سے بے پروا ہونے کے سوا عالم مین قوانین نیچر کے طرز عمل اور نتایج کو اُنکے

اصول مقررہ کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہوا دیکھکر ذات باری جل جلالہ
کے وجود باجود سے انکار کرنے لگے ہین مین اس مقام پر
مذاہب کے نازک مسایل یا اُن کے اختلاف اور وجوہ اختلاف
کے متعلق بیان کی ضرورت اس وجہ سے نہین سمجھتا کہ علماء مذاہب
خود موجود ہین ہان مین اُن حضرات کی اس غلط خیالی پر بحث کرون گا
جو وہ خداوند پاک کے وجود اور اُس کے علیم و قدیر ہونے اور
متصرف فی العالم ہونے کے متعلق انکار کرتے ہین مین اپنے
خداوند کی مدد پر بھروسا کرتے ہوئے اُمید کرتا ہون کہ مین اُنکے
خیالات کی غلطی ثابت کرنے کی کوشش کرون گا وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

مین نے ایک مضمون پڑھا ہے جس مین راقم مضمون نے نیچر
کو متصرف فے العالم مان کر خداوند جلیل کے وجود باجود سے
صاف الفاظ مین انکار کیا ہی اور اپنے خیالات کی صراحت کر کے
اپنے نزدیک فیصلہ کر دینے کا دعوی کیا ہی وہ مضمون طول ہی
مین اُس مین سے صرف اُن اصول کا انتخاب کرتا ہون جن کو
راقم مضمون قطعی اور ناممکن التردید سمجھتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہی لب لباب
اُس کا یہ ہی۔

امر اول۔ عالم مین تمام کاروبار نیچرل اسباب او نیچرل تحریکون سے ہوتے ہین سواے نیچر کے کوئی مافوق العادت قوت اُس مین متصرف نہین۔

امر دوم۔ اشیاے عالم کی پیدایش و بقاء و فناء کے متعلق جو قوتین اپنا عمل کرتی ہین وہ لاآف نیچر یعنی قانون قدرت کی تحریکون کے مطابق عمل کرتی ہین قانون قدرت کے خلاف کوئی کام نہین ہو سکتا۔

امر سوم۔ انسانون نے طوفان اور سکون اشجار اور انسانی خوشی اور مصیبت سے نتیجہ نکالکر اپنا ایک خدا اقرار دے لیا لیکن سائنس کی رو سے یہ خیال پوچ ہی سواے نیچر کے اور کوئی قوت دنیا مین کام کرتی معلوم نہین ہوتی۔

امر چہارم بعض کا خیال ہی کہ علت العلل ضرور کوئی شی ہی اور یہ قانون قدرت اُسی کی طرف سے ایجاد ہوتے ہین قانون مرتب ہونے کے بعد بھی وہ جو کچھ چاہے کرسکتا ہی مگر علم طبعیات سے معلوم ہو سکتا ہی کہ قوانین نیچر کبھی نہین بدلتے علم طبقات الارض علم ہئیت۔ کیمیا۔ نیچرل فلسفہ۔ علم نباتات۔ علم حیوانات کی رو سے یہ کہین ثابت نہین ہوتا کہ مافوق العادت ذات معاملات

نیچر مین دست اندازی کرتی ہی۔

امر پنجم بعض یقین کرتے ہین کہ موسمون کے تغیر و تبدل اور امراض کے حدوث مین مافوق العادت ذات کا دخل ہی اور اسی وجہ سے مینہ برسنے اور امراض کے دفعیہ کے واسطے مافوق العادت ذات سے دعائین مانگی جاتی ہین لیکن اُن کو کبھی یہ خیال نہین آتا کہ خدا سے کبھی ایک مکان کے خود بخود تیار ہو جانے کی التجا کرین یا کسی لاینحل مسئلۂ ریاضی کے حل ہونے کی دعا کرین اس قسم کی دعائین جھوٹی بلا ثبوت بنیادون پر مبنی ہین۔

امر ششم۔ جوش دل جذبات قلب اور خیالات کے قوانین اور وہ حالتین جن پر خوشی و رنج نیکی اور بدی کا انحصار ہی ایسی ٹھیک اور غیر متغیر ہین جیسے علم کیمیا صحت ضمیر کے قوانین پر نیکی یا خوشی اُسی طرح منحصر ہی جس طرح جسم کی صحت اُس کے منضبط قوانین پر موقوف ہی ایسی حالت مین یہ عقیدہ رکھنا ہمارے واسطے مضر ہی کہ مافوق العادت ذات کے وسایل سے ہمین کوئی چیز حاصل ہو سکتی ہی۔

(یہان تک مین نے راقم مضمون کے خیالات کی مختصر صراحت کی)

اب مین ان مطالب مصرحہ کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتا ہون.

اول نمبر ۱ مین یہ دعوی کیا گیا ہی کہ عالم مین تمام کاروبار نیچرل اسباب اور نیچرل تحریکون سے ہوتے ہین سوائے نیچر کے کوئی مافوق العادت قوت اُس مین متصرف نہین - اس کے جواب دینے کے متعلق اول ہمکو لازم ہی کہ ہم نیچر کے معنی اور اسکی ماہیت پر غور کرین۔

واضح ہو کہ بقول علماے نیچر کے **نیچر** کا لفظ اپنی معانی اور مفہوم مین ایسی وسعت رکھتا ہی کہ وہ مادی اشیاء عالم مین ہر ایک شی کی ہر ایک حالت اور نوعیت کے ساتھ ایسا چسپان مانا جاتا ہی جس کی نسبت کہہ سکتے ہین **مصرعہ**

بہر نامے کہ خوانی سر بر آرد

یعنی مخلوقات. کائنات. موجودہ - انتظام اشیا - مجسم مجموعہ اسباب و نتائج - موجودہ حالتون کو پیدا کرنے والی قوتین - مقررہ اور باقاعدہ رفتار اشیا - مجموعہ اُن صفات اور حالتونکا جو ہر ایک شخص یا شی کو حاصل ہین اور جن کی وجہ سے اُن مین باہم امتیاز ہی - قسم وضع حالت صفت وغیرہ - یہ سب نیچر کے معانی کے حدود مین داخل ہین وہ یہ بھی بیان کرتے ہین کہ وہ

بطور ایک واحد اور علحدہ وجود کے ہی جس مین تمام محدود ذرایع اور مخلوقین شامل ہین اب مین اِس سب بیان کو اِن مختصر الفاظ کے قالب مین ڈھالنا چاہتا ہون کہ مادّہ اور مادّی روح اور مادّی قوّت کے سرشت یا فطرت یا بناوت کا نام نیچر اور مادّی اشیا کا نام نیچرل اشیا اور اِن سب کے افعال طبیعی کا نام لا آف نیچر ہے اگر مین نے اپنے اِس بیان مین غلطی نہین کی ہے تو مین کہ سکتا ہون کہ نیچر مخلوق اور مصنوع ہی یا ترتیباً یون کہو کہ نیچر مخلوق و مصنوع اول اور نیچرل اشیا بہ ترتیب سلسلہ جات مصنوع مابعد اور افعال طبیعی یا لا آف نیچر (جس نام سے اِن کو پکارا جاے) صانع مطلق جل جلالہ کی تجاویز انتظامی ہین نیچر اگر اشیا کی معیت کے سوا اُس کا جداگانہ طور پر حسب عقیدہ علماے نیچر کے پایا جانا ممکن ہو تو وہ عالم کے ایجاد و تکوین کا آلہ مانا جاسکتا ہے مگر وہ بذات خاص مالک اور موجد بالارادہ نہین تسلیم ہو سکتا نیچر اُن قوانین کی تعمیل کا پابند ہی جو اُس کو مفوض ہوئی ہین وہ خود مقنن نہین وہ باوصف اُن تمام اقتدارات کے جو اُس کو حاصل ہین ایک ذرہ برابر اُس حکم سے تجاوز

نہین کر سکتا جو اُس کو ملا ہی وہ بمنزلہ اُس فرمان بردار چاکر کے
ہی جو ہر دم اپنے آقا کے فرمان کی تعمیل مین سرگرم کار ہو
خالق عالم نے اپنی مصلحت خاص سے مادّی اشیاء
عالم مین ہر ایک شی کو عام اِس سے کہ وہ شی بذات خاص
دوسری اشیا کو کوئی مدد یا فیض پہونچانے والی ہو
یا خود مدد یا فیض پانے والی ہو غرض معطی فیض ہو یا طالب
فیض ہو جنساً و نوعاً و فرداً مقدار اور قوّت اور
خواص اور عمر مین باہم مختلف پیدا کر کے ہر ایک شی کو
جدا گانہ سرشت عنایت فرمائی تاکہ وہ اپنی اُس حالت
کے اعتبار سے خاص کامون کے صدور و ظہور کے
واسطے مخصوص ہو اُس سرشت مین اُسی قسم کی قوّت
اور استعداد رکھی جس سے وہی افعال و آثار و خواص ظاہر
ہون جو اُس خداوند کی مد نظر ہون عالم مین دو چیزین بھی
ایسی نہین پائی جائین جو سرشت اور صفات اور افعال
و خواص مین بالکل یکسان ہون جو اشیا کہ بسیط ہین وہ تو
باہم اپنی سرشت اور صفات مین ذرا بھی مُشابہ نہین جو اشیا
مرکب ہین اور جنس اور نوع کے سلسلے مین مقید ہین

اُن مین بھی ہر ایک شی دوسری شی سے صورت اور رنگ
مقدار اور قوت اور اثر مین یکسان نہین اور اُن غیر متناہی
اشیا مین ایک شی بھی اپنی سرشت اور اُسکے افعال
و آثار و طرز عمل کو بدل دینے کی قدرت نہین رکھتے نیز جس
شی کو جو سرشت یا افعال و آثار دیے گیے ہین اُن آثار
و افعال کو اسی طرح پر ہونے یا نہ ہونے مین اُس شی
کی خواہش یا اُس کی تجویز کو کوئی دخل نہین اس سے
ثابت ہوتا ہی کہ تمام اشیا اپنے وجود مین بھی اور اپنی
صفات و خواص مین بھی مختار نہین بلکہ محتاج الی الغیر ہین اور
اُن تمام اشیاے مادّی کو اپنے ہست و نیست اور تغیر کے
متعلق کسی اور کی طرف افتقار ہی اور جس کی طرف اُن تمام
اشیا کو اپنی حالتون کے متعلق افتقار ہی وہ مادّی نہین
کیونکہ بحالت مادّی ہونے کے اُس کا بھی محتاج الی الغیر
ہون لازم ہوتا اور چونکہ وہ معطی شی مادّی اور محتاج الی الغیر
نہین ہی وہی اُن کا صانع ہی اور سرشت اور قوت اور افعال
و آثار جو کچھہ مادّی اشیا کو ملے ہین وہ اُسی صانع کی طرف
سے مفوّضہ عطیہ ہین اِس عطیہ کے قیام و بقا اور حالتین

بدلتے یا متغیر ہونے یا فنا ہو جانے کے واسطے بھی صانع
کے علم مین خاص مصلحتین اور وقت مقرر ہین جس شی یا جن
اشیا کو جس وقت تک جس طریقہ اور جس حالت مین رکھکر
جو کام اُن سے اپنا مقصود ہوتے ہین لیے جاتے ہین
ایسی حالت مین معتقدان نیچر کاروبار عالم کو نیچرل آثار سے
ہوتا ہوا دیکھکر یہ خیال کس بنا پر کرتے ہین کہ نیچرل اثر جو اشیا
کو حاصل ہین وہ خودبخود ہین اور اُن مین کوئی مافوق العادت
قوت متصرف نہین اُن کو سمجھنا چاہیے کہ موجودہ اشیا کو
موجودہ اثر جس طریقہ کے انتظام کے واسطے بخشے گئے ہین
وہ انتظام اب موجود قایم ہی جب اُس کو منظور ہو گا کہ
انتظام کی صورت دوسرے طور پر بدل دے فوراً اُس کی
مرضی اور اُسکے منشا کے مطابق اُن اشیا مین اور اُن اثرون
مین تغیر ہو جاے گا یا دوسری اشیا جدید اثرون کے ساتھ
مہیا کی جائین گی غرض اشیا مین جو اثر ہین وہ بڑہاے
جاسکتے ہین گھٹاے جاسکتے ہین ایک سے دوسری شی مین
منتقل کیے جاسکتے ہین اپنے وجود اور اپنی ذات خاص
مین موجودہ اشیاے عالم ازلی ابدی نہین ہین نہ اُنکی سرشت

اور نہ اُن کے افعال و آثار ازلی ابدی ہین بلکہ سب اشیا مخلوق اور اُن مین جو خواص و آثار ہین وہ اُن کے خداوند اور خالق کے مفوضہ اور جو قانون قدرت اُنمین نافذ و جاری ہی وہ اُن کے صانع کا مجوزہ ہی لفظ اشیا کی تعبیر مین میری مراد صرف اشیاے مرکبہ محسوسہ بالحواس تک محدود نہین بلکہ اُس وسیع اور عظیم منبع کو بھی مین بشرطیکہ وہ جداگانہ طور پر موجود ہو ایک شی تصور کرتا ہون جس منبع سے معتقدان نیچر کے خیال کے مطابق نیچرل اثر سب نیچرل اشیا کو منقسم ہوتے رہتے ہین۔ اگر معتقدان نیچر اِس صاف اور صحیح عقیدہ کو تسلیم نہ کرین تو کیا وہ یہ بات ثابت کرسکین گے یا کسی شی کا نام لے سکین گے کہ اِن مختلف الصفات مادّی اشیاے عالم مین کوئی ایک شی ایسی ہی جو سرشت اور افعال و اثار خاص کی پابند ہونے کی حالت مین دوسری تمام اشیا پر حاکم اور متصرف ہونے کا دعوی کرے اور بذات واحد انتظام عالم کرتی ہو یا وہ یہ ثابت کرین گے کہ اِسی قسم کی چند مادّی اشیا اپنے علم و ارادہ سے باوصف باہم مختلف الصفات ہونے کے اپنے سوا تمام اشیا پر منتظمانہ اقتدار رکھتے ہون

یا وہ اِس امر کا ثبوت دینگے کہ عالم کی سب مادّی اشیا با وصف مختلف الصفات اور مختلف الافعال ہونے کے انتظام عالم بحیثیت مجموعی کرکے اپنی پیدایش اور اپنی بقاو فنا کے واسطے خود خالق خود مخلوق اور خود صانع خود مصنوع ہین جو محال عقلی ہی یا بدون پیش کرنے وجوہ معقول کے وہ اِسی امر پر اصرار کیے جاینگے کہ کسی انتظام کے واسطے کسی خاص منتظم یا مقنن یا مجوز کی ضرورت نہین ہم اپنے بیان کی تائید مین کچھہ مثالین بیان کرتے ہین اول یہ کہ یہ اسباب ظاہر تمام عالم مین کارکن قوّت یا یہ کہو کہ عامل قوّت بیشک نیچرل قوت ہی لیکن نیچرل قوّت پابند اُس قانون کی ہی جو اُسکے واسطے مقرر کیا گیا ہی اُس قانون کے خلاف کرنے یا اُس مین تغیر و تبدل کرنے کا اُس کو بالکل اختیار نہین وہ اپنے طرز عمل مین اُن قواعد کی تعمیل کرتی ہی جو مقنن باعلم و ارادہ نے اپنی مصلحتون کے مطابق اُس کے واسطے قرار دیے ہین - تمام اشیا اپنی منفرد حالتون مین بھی اور بحالت مرکب ہو جانے یا مرکب کر دیے جانے کے مرکب حالتون مین بھی جب نیچرل اثر ظاہر کرتی ہین تو اُنھین خاص طریقون سے ظاہر کرتی ہین جو طریقہ اُن کے آثار کے

ظہور کے واسطے مقرر ہے اور وہی اثر ظاہر کرتی ہین جو اُن مین رکھا گیا ہی۔ اُن کے امکان مین یہ بات کسی طرح نہین کہ وہ اپنے ارادہ سے اپنے طرز عمل کو بدل دین یا اپنے اثر کو بدلکر کبھی دوسرا اثر ظاہر کرسکین۔

طبعی قُوّت یا نیچرل قُوّت غرض جس نام سے اُس کو پکارا جائے عامل قُوّت ہی مجبور قُوّت یا مقنن قُوّت نہین۔

عالم مین ہم جو کام ہوتے ہوئے دیکھتے ہین یا جن افعال کا احساس ہمارے حواس کرتے ہین بوجہ اسکے کہ اُن افعال کا وقوع وظہور بظاہر ہم نیچرل قُوّتون کے ذریعہ سے ہوتا ہوا دیکھتے ہین تو ہم کو اِس غلطی مین پڑنا نہین چاہیے کہ نیچرل قُوّت خالق عالم اور منتظم عالم ہی سوائے نیچرل قوت کے کوئی اور منتظم عالم نہین ہی۔ نہین بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ خالق عالم اور منتظم عالم وہ خداوند علیم و قدیر ہی جس نے اپنی قدرت سے انتظام عالم قایم کرنے کو بحسب مصلحت خود ارکان عالم اور اشیاے عالم کو خواص خاص عنایت فرماکر انتظام قایم فرمایا ورنہ اگر ہم محض حواس کے احساس کے اتباع پر یہ خیال کرلین گے کہ ہم جن قُوّتون سے ظہور افعال دیکھین اُنھین کو فاعل حقیقی کیون نہ مانین تو اس کی

مثال ایسی ہوگی جس طرح ہم ہر ایک مجسٹریٹ یا ہر ایک جج یا ہر ایک
پولس کے سپاہی کو جب قانون کی تعمیل کرتے دیکھین تو بوجہ
اس کے کہ ہم نے احکام قانونی کو اُنھین کی زبان اور قلم اور
ہاتھون سے نافذ ہوتے ہوئے دیکھا ہی یہی مان لین کہ وہی مقنن
بھی ہین حال آنکہ مقنن وہ سلطان وقت ہی جس نے اپنی مصلحتون
کے مطابق دفعات قانونی قرار دیکر اپنے ماتحتون کے
ذریعہ سے اُسکی تعمیل قرار دی ہے اور ہر ایک عہدہ دار کو جسقدر
تعمیل اور جس طریقہ سے تعمیل کا حکم دیا ہی وہ اُس کی تعمیل اُسی درجہ
تک اُسی طریقہ سے کر رہا ہی ممکن نہین کہ اُس کی خلاف ورزی
کرسکے۔

دوم یہ کہ عالم کے تمام مصنوعات اور مخلوق مین نظر کرنے سے
خالق کے تصرفات کہین بے واسطہ اور کہین دوسرے ذرایع
کی وساطت سے پائے جاتے ہین اور یہ سمجھ مین آتا ہے کہ
خداوند عالم نے عالم کے اولی ارکان کو بذات خاص
پیدا کرکے اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق اُن ارکان
اولی مین وہ قوت اور استعداد قایم کی جس سے وہ اُسکی
منشا اور مرضی کے مطابق اپنی مفوضہ قوت سے وہ کام کرتے رہین

جو اُن سے مقصود ہے اور چونکہ منظور یہ تھا کہ کائنات کے کاموں کا
وقوع وظہور اسباب پر منحصر کیا جاوے اس واسطے اشیاے عالم
کے پیدا ہونے اور بڑہنے اور متغیر ہونے اور فنا ہو جانے
کے واسطے ایک بڑا سلسلہ خواص و آثار کا عالم کے مادّی اشیا
کے واسطے قرار دیا ارکان اول کی پیدایش کا اول کام اور
اول تصرف صانع عالم کی ذاتی قوت سے بدون شرکت کسی دوسرے
ذرایع کے ہوتا ہے اور مابعد کام جو ارکان اول سے یا ارکان
اول کے بعد دوسری اشیا کے ذرایع سے ہوتے
نظر آتے ہین وہ فی الحقیقت اُسی مفوضہ قوت کی وجہ سے
ہوتے ہین جو منجانب صانع عالم پہلے ارکان اول کو اور اُسکے
بعد ارکان اول سے درجہ بدرجہ دوسری اشیا کو موافق
اُس قانون قدرت کے جو اُن کے واسطے قرار دیا گیا ہے
حاصل ہوئی ہی کسی رکن عالم کی یہ مجال نہین کہ وہ سواے اُس
خاصیت اور قوت کے جو اُس کو منجانب خالق عنایت ہوئی
ہی کوئی دوسری خاصیت یا قوت ظاہر کر سکے یا اپنی مفوضہ قوت
و خاصیت کو کسی دوسرے رکن عالم سے بدل سکے ہر ایک
رکن عالم پابند ہے کہ جس کو جس قدر قوت اور جیسی خاصیت دیگئی ہے

وہ اُس کو اُسی طریقہ سے کام مین لاتا رہے جو صانع عالم کا منشا ہے اُس علیم و قدیر نے جو ہمارا اور سب عالم کا صانع ہی ہم نادانون کی ہدایت کے واسطے اپنی مخلوق مین بھی بعض صفات ایسی عنایت فرمائی ہین جنکے عمل مین آنے سے ایسی مثالین پیدا ہوتی ہین جن سے اکثر شکوک اور خیالات باطلہ رفع ہو سکتے ہین مثلاً انسانون کو ارادی اور عقلی قوت عنایت ہوئی ہی جس کی بدولت ہم اپنی ذاتی قوت سے دوسری اشیا مین تصرف کر سکتے ہین اور کام لے سکتے ہین اور بقدر امکان دوسری اشیا مین ایسا طبعی اثر بھی پیدا کر سکتے ہین جس کے پیدا کر دینے کے بعد ہمارا پیدا کیا ہوا اثر مدت تک قایم رہے وہ اشیا ہمارے مفوضہ اثر کو لیے رہین اور جب اُس اثر کو کام مین لانے کی ضرورت ہو تو وہ اشیا اُسی وقت ظاہر کرین مثلاً شورہ گندہک اور کوئلہ ملا کر ہم باروت تیار کرین جس سے ہمارا یہ مطلب ہو کہ سخت موقعون پر اُس سے خاص قوت کا کام لیا جاے تو اسمین شک نہین کہ درستی سے تیار ہو جانے کے بعد اگرچہ ہمارا ہاتھ اُس سے جدا ہو گیا مگر اب باروت ہر وقت تیار ہی کہ اُس سے جب چاہو قلعہ اوڑا دو یا توپ داغ کر دشمنون کو ہلاک کرو

ظاہر ہے کہ اُن اجزاے ثلاثہ کو ترکیب پانے سے پہلے جداگانہ طور پر یہ قوت حاصل نہ تھی اِس قوت کا پیدا کرنا ہمارے ہاتھہ اور دماغ کا نتیجہ ہے ایسی حالت مین باروت کی قوت کو دیکھنے والا اگر یہ کہے کہ یہ فعل جو باروت سے ہوا کسی صاحب علم و ارادہ کا پیدا کیا ہوا نہین ہے باروت مین خود بخود تھا تو کیا یہ کہنا اُس کا درست تسلیم کرنے کے قابل ہوسکتا ہی علی ہذا القیاس گھڑی بنانے والے کاریگر ہزارون گھڑیان بنا کر فروخت کرتے ہین اُن مین ہر ایک گھڑی خواہ وہ کسی کے جیب مین ہو یا میز پر ہو اپنی اُس معینہ رفتار سے جو کاریگر نے اُس مین رکھی ہی برابر کام دیتی رہیگی ایسی حالت مین گھڑی کی سوئیون کو خود بخود چلتا ہوا دیکھکر کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ گھڑی کی رفتار گھڑی کا طبعی فعل ہے کسی صاحب علم و ارادہ کا پیدا کیا ہوا نہین بلکہ ہر شخص اِس کو کاریگر سے منسوب کریگا مین کئی بار کہہ چکا ہون کہ نیچرل اشیا صرف وہ محدود اثر ظاہر کرسکتے ہین جو اُن مین بحکم اُنکے خالق کے رکھا گیا یا اُن تحریکون اور اثرون سے متاثر ہوسکتے ہین جو دوسرے اشیا اُنکے متصل یا منفصل ہونے کے وقت اُن پر ڈالین مگر اُسے مناسبت اور اُسی اندازہ کے ساتھ

وہ دوسری اشیا مین موثر یا دوسری اشیا سے متاثر ہوسکین گی جو مناسبت اور اندازہ مجوز حقیقی نے اُن کے واسطے تجویز کیا۔
مین یہ امر بطور کلیہ کے تسلیم کرتا ہون کہ کائنات مین کوئی ایک شئی بھی عام اس سے کہ وہ کتنی ہی چھوٹی یا کیسی ہی بڑی ہو ذی روح ہو یا غیر ذی روح ہو بسیط ہو یا مرکب ہو غرض کیسی ہی ہو وہ ضرور کسی غرض کے واسطے پیدا کی گئی ہے اور اُس کا وجود کسی نہ کسی غرض کے حصول کا ذریعہ ہوتا ہی عالم مین کوئی شئی بیکار نہین پیدا کی گئی جب کہ یہ کلیہ مسلم ہے تو اِسکے ساتھہ ہی ماننا لازم ہے کہ ہر ایک شئی کی جو حالت قایم کی گئی وہ سوچ سمجھکر حصول اغراض خاص کے واسطے قایم کی گئی ہی چونکہ عالم مین اشیا غیر متناہی ہین یا یون کہو کہ وہ اپنی تعداد مین ممکن ہی تنا ہی ہون مگر ہماری عقل اُن کی تعداد کا تصور نہین کر سکتی اور اُن مین ایک شئی بھی دوسری شئی سے بتمامہ یکسان اور مشابہ نہین تو اس سے سمجھ مین آتا ہی کہ مختلف اشیا پیدا کر کے اُن کو مختلف خواص و آثار عنایت کرنا ایک ایسے قادر و علیم کا کام ہے جو اپنے ارادہ و مرضی مین خود مختار ہے نیچر کی طرح کسی قاعدہ اور قانون کا پابند ہو کر افعال محدود اور مقررہ کرنے تک مجبور نہین تمام وہ قوتین

جن سے انتظام عالم کا تعلق ہے اپنی اپنی خدمات کی بجا آوری
مین ہر وقت سر گرم کار ہین جس طرح چھوٹی چیزین اور چھوٹے
ذی روح پیدا ہوتے ہوئے اور فنا ہوتے ہوئے ہم کو نظر
آتے ہین اُسی طرح غیر متناہی عرصہ عالم مین ہر وقت بڑے
بڑے کرات اور کواکب اور اجسام عظیم پیدا ہوتے اور بڑہتے
اور گھٹتے اور فنا ہوتے رہتے ہین ایک وقت مین اُنکے
پیدا ہونے کے واسطے وہ ارکان اور اشیا جن سے
اُن کے پیدا ہونے کا تعلق ہوتا ہی اُنکے پیدا ہونے کی
ضروریات کا اہتمام کرتے ہین اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہی کہ وہ ارکان
و اشیا جن سے اُنکے زوال اور فنا کا تعلق ہوتا ہی اپنے
کامون مین سر گرم ہو کر اُنکے زوال اور فنا کی کوشش کرتے
ہین حال آنکہ اُن اجسام عظیمہ کے ساتھہ نہ اُن ارکان اور اشیا
کو کوئی ذاتی محبت تھی جن کی کوشش سے پیدا ہونے اور بڑہنے
کی نوبت آئی اور نہ اُن ارکان یا اشیا کو اُن اجسام عظیمہ کے
ساتھہ کوئی عداوت تھی جو زوال اور فنا کے درپے ہوئی اسی
زمین پر جب بہار کا موسم شروع ہوتا ہے چمنون مین نہالان چمن
سر سبز ہوتے ہین پھول کھلتے ہین جب خزان آتی ہی وہ تمام

ہر وقت جاری رہتی ہے حال آنکہ نہ بہار کے موسم کو چمنیون سے کوئی محبت ہے نہ خزان کو کوئی عداوت بلکہ اُس علیم و قدیر کی منشا کی تعمیل ہین یہ سب کچھہ ہوتا ہے جو ازلی ابدی اور اپنے احکام کے نفاذ مین لگا رہا ہے۔

جواب نمبر دوم

دوسرے نمبر پر یہ بیان ہوا ہے کہ اشیاے عالم کی پیدایش اور بقا و فنا کے متعلق جو قوّتین اپنا عمل کرتی ہین وہ لاآف نیچر یعنی قانون قدرت کی تحریکون کے مطابق عمل کرتی ہین قانون قدرت کے خلاف کوئی کام نہین ہو سکتا۔ اِس بیان سے کیا حضرت کا یہ منشا ہی کہ جو قوّتین عالم کے پیدایش کے متعلق اپنا عمل کرتی ہین اِن کے واسطے کوئی قانون قدرت نہ ہونا چاہیے تھا اگر کوئی قانون قدرت نہ ہوتا اور محض بیڈھنگی طور پر کارِعالم چلتا تب یہ امر تسلیم کرنے کے لایق ہوتا کہ کوئی خدا اور متصرف اور مافوق العادت ذات موجود ہے کیونکہ اُنکے خیال مین بیڈھنگے طور پر کام چلانا اُس کا کام ہوتا اور اب جو باقاعدہ طور پر قانون قدرت کے مطابق کام ہو رہا ہے اُنکے نزدیک یہ دلیل اِس امر کی ہی کہ کوئی مجوز اور منتظم اور متصرف نہین بلکہ خود بخود انتظام قدرت قایم ہی۔

جہان تک مین خیال کرتا ہون اس امر کو بطور کلیہ کے پاتا ہون کہ عالم مین تمام اشیاے ممکنہ صانع قدیر کی بنائی ہوئی اور پیدا کی ہوئی ہین ایک شی بھی ایسی نہین جو بنائی نہ گئی ہو اول اس وجہ سے کہ عالم مین کوئی شی ایسی نہین جو اپنے جسم با وجود مین کم یا زیادہ اجزا نہ رکھتے ہو عام اس سے کہ وہ اجزا کثیف ہون یا لطیف یا الطف مگر اجزا کا ہونا ضروری ہی پھر جو شی ایک ہی قسم کے اجزا رکھتی ہو وہ بسیط کہلاتی ہی اور جس مین ایک سے زیادہ قسم کے اجزا ہون اُس کا نام مرکب ہوتا ہی لیکن بہرحال کوئی شی ایک قسم کے اجزا رکھتی ہو یا ایک سے زیادہ قسم کے ہر ایک حالت مین ہر ایک شی کی حالت دیکھکر پایا جاتا ہی کہ اجزاے خاص کو خلق کرنا اور مجتمع کرنا یا ایک سے زیادہ اجزا کو خلق کرکے مرکب کرنا کسی منتظم قدیر کا خاص فعل ہی اور کسی خاص غرض سے ہی۔

دوم اس وجہ سے کہ ہم اشیاے عالم کو خاص خاص قنون پر حالتین بدلتے دیکھتے ہین اگر خالق الاشیاء اور منتظم عالم کوئی نہ ہوتا تو کسی شی کی حالت مین تغیر نہ ہوسکتا۔ پس عالم مین قانون قدرت کی تحریکون کے مطابق اجراے کار ہونا

توقطعی دلیل اس بات کی ہے کہ قانون قدرت کا مقنن اور مجوز ضرور موجود ہے اس سے یہ اُلٹا استدلال کس بنا پر کیا جاتا ہی کہ قانون قدرت کی تحریکون کے موافق کام ہوتا ہی تو کوئی مقنن اور مجوز اور مافوق العادت ذات نہین ہی۔

جواب نمبر سوم وچہارم

تیسرے نمبر پر بیان ہوا ہے کہ انسانون نے طوفان اور سکون اشجار اور انسانی خوشی اور مصیبت سے نتیجہ نکالکر اپنا ایک خدا قرار دے لیا لیکن سائنس کی رو سے یہ خیال پوچ ہی سوائے نیچر کے اور کوئی قوت دنیا مین کام کرتی معلوم نہین ہوتی اور چوتھے نمبر کہا گیا ہی کہ بعض کا قول ہی کہ علت العلل ضرور کوئی شی ہے اور یہ قانون قدرت اُسی کیطرف سے ایجاد ہوتے ہین قانون مرتب ہونے کے بعد بھی وہ جو کچھ چاہے کر سکتا ہی مگر علم طبعیات سے معلوم ہو سکتا ہی کہ قوانین نیچر کبھی نہین بدلتے علم طبقات الارض۔ علم ہیئت۔ علم کیمیا۔ نیچرل فلسفہ۔ علم نباتات۔ علم حیوانات کی رو سے یہ کہین ثابت نہین ہوتا کہ مافوق العادت ذات معاملات نیچر مین دست اندازی کرتی ہی۔

واضح ہو کہ تیسرے نمبر مین حضرت منکر نے جو کچھہ بیان کیا ہی وہ اُنکا ذاتی خیال بغیر پیش کرنے کسی وجہ کے ہی ایسی حالت مین جو دعوی بدون دلیل کے ہو اُسکے جواب کی کوئی ضرورت نہین ہی ہان چوتھے نمبر کے متعلق مین جو کچھہ جواب دینا چاہتا ہون وہ تیسرے نمبر کا بھی جواب قرار پاسکے گا وہ کہتے ہین کہ علم طبیعیات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ قوانین نیچر کبھی نہین بدلتے علم طبقات الارض۔ علم کیمیا علم ہیئت نیچرل فلسفہ۔ علم نباتات۔ علم حیوانات کی رو سے یہ کہین ثابت نہین ہوتا کہ مافوق العادت ذات معاملات نیچر مین دست اندازی کرتی ہی۔ مین اسکے جواب مین افسوس کے ساتھہ یہ خیال کرتا ہون کہ منکر صاحب کے قیاس اور خیال مین اس قدر تنگی ہی کہ وہ ذرا بھی وسعت کے ساتھہ حقیقت حقہ کی تلاش نہین کرتے ورنہ اُن کو ہر قدم پر نظر آتا کہ طبعی اشیا اگرچہ بذات خاص اپنا مفوضہ اثر اپنے اختیار سے چھوڑ دینے کی خود قدرت نہین رکھتے لیکن مافوق العادت ذات کے ارادہ اور حکم سے اُن مین وقتاً فوقتاً امتیازات اور تغیرات ہوتے رہتے ہین ہم مثال کے طور پر علم حیوانات ہی کو اول لیتے ہین

واضح ہو کہ جنس حیوانات مین جس نوع کی افراد کو چاہو دیکھو اُس کا ہر ایک فرد اُس نیچرل اثر یا طبعی اثر کی وجہ سے جو قادر ذوالجلال نے اُسکی نوع کے واسطے مخصوص کیا ہی اپنی ساخت اور اعضا مین مثل اپنی دوسری افراد کے ہوتا ہی یا یون کہو کہ اُس کو ہونا چاہیے لیکن ہر ایک فرد رنگ اور صورت اور عمر و خواص مین بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے یکسان نہین ہوتا ایسی حالت مین اُنکی حالتون کا باہم متفاوت ہونا فوق العادت ذات کے حکم اور مرضی سے نہین ہی تو کیون ایسا ہوتا ہی کیونکہ نیچرل اثر یا طبعی اثر کا اقتضا تو یہ ہونا چاہیے کہ وہ تمام افراد کو بالکل یکسان طریقہ پر ایک ہی صورت ایک ہی وزن ایک ہی رنگ ایک ہی حالت پر پیدا کر کے ایک ہی عمر تک قایم رکھے۔ حال آنکہ ایسا نہین ہی اِس کا جواب منکر صاحب شاید یہ دین گے کہ افراد حیوانی کی نوع کا نیچر تو یہی چاہتا ہی کہ سب افراد کو ہر ایک طریقہ سے یکسان حالت پر قایم رکھے لیکن دوسرے اسباب و اشیا کے مانع اور مزاحم ہونے اور تصرف کرنے کی وجہ سے اُس یکسان ہونے کی حالت کی تکمیل نہین ہو پاتی اگر

دوسرے اسباب اور اشیا اپنے اثرون کو نہ پہونچائین تو
بیشک سب افراد نوع حیوانی اپنی ہر ایک حالت مین یکسان ہون
تو اُس کے متعلق یہ بیان ہوسکتا ہے کہ افراد حیوانی کے نیچر
کا عجز تو ثابت ہوچکا کہ وہ اپنے نوع کے افراد کو اپنی مرضی کے
مطابق یکسان قایم نہین رکہ سکتا دوسرے اسباب اور
اشیا سے متاثر ہوتا ہی الا یہان یہ امر خود ثابت ہوگیا کہ
سواے نیچر کے کوئی اور منتظم علیم وقدیر ہی جس کے حکم سے وہ
اسباب پیدا ہوتے ہین جو نیچر کے فعل کو یکسان ہونے
سے باز رکھتے ہین شاید یہان یہ کہا جائے گا کہ جو دوسرے
اسباب اور اشیا موثر ہوتے ہین اُن کا محرک بھی نیچر ہی
تو مین جواب مین کہ سکتا ہون کہ اس امر کے تسلیم کرنے ہی
اصلی حقیقت نیچر کی قلعی کھُلتی ہے یعنی یہ کہ صاف سمجھ مین آتا ہی
کہ نیچر بالذات کوئی جداگانہ ایسی شی نہین ہے جو خالق
عالم یا منتظم عالم ہو بلکہ بذات خاص ایسی شی بھی نہین ہے کہ
الگ تہلک ہونے کی حالت مین اپنے علم اور اپنے اختیار
سے سب اشیاے عالم کو فیض پہونچانے کی ذمہ داری
لے سکے وہ تو جداگانہ طور پر ایسی شی بھی نہین ہی کہ اشیاے

جدا طور پر اُس کا وجود کہین پایا گیا ہو نیچر تو ہر مادی شی کی طبیعت کا نام ہے۔ اور اس اعتبار پر عالم مین جس قدر اشیا مخلوق ہوئی ہین یا ہوتی ہین اُسی قدر طبایع اُنکے ساتھ مخلوق ہوتی ہین یہ عمل در آمد ہم چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی شی کے ساتھ ہمیشہ پاتے ہین اِس سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح ہر شی مخلوق ہے اُسی طرح ہر شی کا نیچر مخلوق ہی اب ہم اِس مسئلہ کو ذرا دوسری طرز سے بیان کرتے ہین تا کہ اور صاف ہو جائے معتقدان نیچر نے جو ذات نیچر کو موثر فی العالم خیال کر کے اُسی کو سب کچھ مان لینے کا دہوکا کھایا ہے اِس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ خالق عالم نے جو تمام اشیاے عالم کو پیدا کر کے ہر شی کے واسطے ایک خاص طبیعت پیدا کی اور اشیا کے وصل و فصل پر اُنکے اثرون کے اظہار کو منحصر فرمایا اور اُسی طرح ہونے لگا تو کم سمجھ لوگون نے یہ خیال کر لیا کہ جب کہ ہم ہر ایک کام اشیا کی نیچرل قوّت سے ہوتا ہوا دیکھتے ہین تو وہی خالق عالم اور منتظم عالم بھی ہے یا ہوگی حالانکہ یہ نہ سمجھے کہ ہر ایک شی اور اُس کا نیچر صرف اُس حد تک جو اُس کے واسطے

قرار دی گئی ہے اور اُس طریقہ کی پابندی کے ساتھ جو اُسکے
واسطے مقرر ہی ایک خاص مدت تک جو اُس کے واسطے
مقرر ہے ادا ے خدمت کرتا ہی ایک شی کے نیچر کو
دوسری شی کے نیچر سے خواص اور آثار مین کوئی ہمرنگی وہم آہنگی
نہین جنس نباتات کے افراد اپنی حالتون مین ایک دوسرے
سے اُسی طرح مختلف الحالت ہین جس طرح جنس حیوانات
مین اُسکے افراد مختلف الحالت ہین یعنی ہر ایک کی جنس مین جسقدر
نوعین ہین وہ نوعین باہم متفق الحالت نہین ایک نوع کی افراد دوسرے
نوع کی افراد سے بالکل جدا گانہ صورت جدا رنگ جدی
ترکیب جسمانی رکھتے ہین اور ہر ایک نوع مین اُس کا ہر ایک
فرد اپنی حالت مین ایسی خصوصیت خاص رکھتا ہے کہ اُسکی
وجہ سے وہ اپنے دوسری افراد نوع سے الگ پہچانا جاتا
ہے ایسی حالت مین ہر ایک جنس اور ہر ایک نوع کی افراد
کو خاص طبیعت اور خاص نیچرل حالت دینا اور اپنی مرضی
اور ارادہ سے اُن مین باہم موثر اور متاثر ہونے کی حالتین
قایم کرنا اور باوصف باہمی اختلاف کے اُن مین باہم متصل
اور منفصل ہونے کے واسطے حدود قایم کرنا اور اِس

سب کچھ کرنے سے ایک عجیب بے مثل انتظام عالم
قایم کرنا اگر اُس قدیر ازلی ابدی جل جلالہ کے تصرفات
نہین تو پھر کیا ہی یہ بات ہم دعوی سے کہتے ہین کہ نیچر
کی توصیف مین چاہے جتنا مبالغہ کیا جاے لیکن ہر ایک
صورت مین وہ اِس قید سے آزاد کہین نہین ہے کہ وہ جہان
پایا جاتا ہے قاعدہ کا پابند اور اُس پابندی کی تعمیل مین مجبور
پایا جاتا ہی - پھر جو شے اپنی حالت مین خاص صفات اور خاص
افعال کی پابند ہو نیز وہ دوسری اشیا کے متصل ہونے
سے اُنکے اثر سے متاثر ہو کر اپنی صفات حاصلہ کو کلاً یا جزاً
ترک کر دے یا اپنی حالت متغیر ہو جانے دے تو وہ سواے
اِس کے کہ ایک محکوم اور مجبور شی کے نام سے تعبیر کیجاے
وہ قادر اور منتظم شی نہین مانی جاسکتی دیکھو مثلاً ہوا ہے اِس سے
عالم کی جن ضروریات کا روا کرنا خداوند کو مقصود تھا اُنھین
ضروریات کے روا ہونے کی مناسبت کے ساتھ ہوا
کو نیچر یا طبیعت جو کچھ اُس کا نام لیا جاے عنایت ہوا وہ
اُنھین طریقون کے ساتھ دوسری اشیا مین اثر پیدا کرتی ہی
اور اُنھین طریقون کے ساتھ پابندی کرتی ہوئی دوسری اشیا کی

اثرون کو قبول کرتی ہی جو طریقے اس کے واسطے مخصوص
کیے گئے ہین جن اشیا کو اس سے مدد یا قوت یا غذا پہونچانا
قرار دیا گیا ہی وہ اشیا اس کے انصال سے اپنی
مطلوبہ ضرورتین حاصل کرتی ہین اور جن اشیا سے اسکو
خود کچھہ حاصل کرنے کی ضرورت ہی وہ اُن اشیا کے انصال
سے یہ خود حاصل کرتی ہی اور ہر ایک ایسے فعل پر اُس کی
اصلی حالت مین ایک قسم کا تغیر پیدا ہوتا ہی اور اس مین وہ
مجبور ہے۔ یہ امر بھی قابل بیان ہی کہ وہ اشیا جن سے
ہوا کو یا جن کو ہوا سے مؤثر اور متاثر ہونے کا تعلق ہے
اگرچہ کثیر ہون مگر محدود ہین نامحدود نہین ہین اور اُنکے سوا
غیر متناہی اشیا ایسی ہین جن کو ہوا سے اور ہوا کو اُنسے
کوئی تعلق نہین ہوا کی حالت خود ایسی ہے کہ وہ کہین لطیف
اور کہین الطف کہین کثیف اور کہین اکثف ہی وہ خود یہ اختیار
نہین رکھتی کہ اپنی حالت ہر جگہ یکسان قایم رکھ سکے یہی حالت
پانی کی ہی۔ کہ وہ جن ضرورتون کے واسطے خلق کیا گیا ہے
اُس کو اُن ضرورتون کے روا کرنے کے مطابق طبیعت
دی گئی ہی۔ جن اشیا سے اُس کا تعلق باعتبار مؤثر ہونے

یا اثر قبول کرے کے ہی وہ اُسی طریقہ کے ساتھ اُسکی تعمیل مین
مجبور ہے نیز پانی کی تعداد گو وہ کیسی ہی کثیر ہو مگر محدود ہی اُس کا
ایک ایک قطرہ اور قطرہ کا چھوٹے سے چھوٹا جز وعلم الہی مین
گنا ہوا ہے وہ غیر متناہی اور نا محدود نہین ہے یہی حالت آگ
اور خاک اور روشنی اور دوسری اشیا کی ہی یہی کواکب اور
کرات کی حالت ہی غرض ہر ایک شی عام اِس سے کہ وہ بسیط ہو یا مرکب عظیم
ہو یا صغیر اپنی حالت مین باعتبار کمیت وکیفیت وخواص وآثار وعمر کے
محدود اور مفوضہ خواص کے اظہار پر مجبور اور کسی غرض کے واسطے اور کسی
خاص وقت تک موجود ہی غیر محدود نہین ازلی ابدی نہین ۔

جواب امر پنجم

پانچوین ۔ نمبر پر بیان ہوا ہے کہ بعض یقین کرتے ہین
کہ موسمون کی تغیر تبدل اور امراض کے حدوث مین مافوق العادت
ذات کا دخل ہی اور اسی وجہ سے مِنہ برسنے اور امراض
کے دفعیہ کے واسطے مافوق العادت ذات سے دعائین مانگی
جاتی ہین لیکن اُن کو کبھی یہ خیال نہین آتا کہ خدا سے کبھی ایک
مکان کے خود بخود تیار ہو جانے کی دعا کرین یا کسی لانیحل مسئلہ
ریاضی کے حل ہونے کی دعا کرین اِس قسم کی دعائین جھوٹی بلا ثبوت

بنیادون پر مبنی ہین واضح ہو کہ حضرت منکر اگر ذرا غور کرین تو اُن کی سمجھ مین آسکتا ہے کہ موسمون مین جو تغیر پیدا ہوتا ہی وہ کبھی خود بخود پیدا نہین ہوتا بلکہ وہ اشیا جن کو تعلق موسمون سے ہی وہ ہر ایک موسم کے آغاز پر یا ہر وقت اُس مقدار سے اور اُس طریقہ سے باہم مؤثر و متاثر ہوتے ہین جس مقدار اور جس طریقہ کی تحریک اُن مین منجانب قدرت پیدا ہوتی ہی اور اُن اشیا کے باہم مؤثر اور متاثر ہونے سے وہی نتائج پیدا ہوتے ہین جو قدرت کو منظور ہوتے ہین ایسی حالت مین موسمون کے تغیر و تبدل مین ما فوق العادت کا دخل نہین ہی تو یہ تغیر و تبدل کیون واقع ہوتا ہی اگر ما فوق العادت ذات کا دخل نہ ہوتا تو مختلف اشیا مین مختلف اثر کیونکر پیدا ہوتے اور اگر اشیا اور اُنکے آثار کو پیدا کر دینے کے بعد ما فوق العادت ذات اپنے تصرفات روک لیتے تو وہ اشیا جن سے موسمون کا تعلق ہی صرف معینہ اثر بدون کسی کمی بیشی کے یکسان ظاہر کرتین اور اُس صورت مین ہر ایک موسم ہمیشہ یکسان حالت مین رہتے حال آنکہ ایسا نہین ہے اگر یہ کہا جاے کہ موسمی اشیا مین دوسری اشیا کا اثر پڑنے سے تغیر و تبدل ہوتا ہی تو مین کہہ سکتا ہون کہ اِس

خیال کو چاہے جتنی دور تک لیجاؤ مگر انجام کار یہی ماننا لازم آوے گا کہ جو شی نیچرل قیود مین جکڑی ہوئی ہی وہ صرف معینہ اثر ظاہر کرنے کی پابند ہی وہ یا تو وہ اثر ظاہر کریگی جو اُس مین پہلے سے رکھا گیا ہے یا اُس تحریک سے متاثر ہوگی جو اُس مین بالفعل پیدا کی گئی ہو لیکن اُس مین یہ استعداد ہرگز نہین کہ وہ از خود اپنے معینہ اثر کے ظاہر کرنے مین اپنے ارادہ سے کمی بیشی کر سکے یا اپنی جانب سے تغیر و تبدل کی تحریک کر سکے ہر ایک وہ شی جو اپنی حالت اور اپنے خواص اور آثار مین محدود ہی وہ مخلوق ہی اور اُسکی قوت اور خواص اور آثار جو کچھ اُس مین ہین وہ سب منجانب خالق مفوضہ ہین ذاتی نہین ہین سوائے ذات باری جل جلالہ کے عالم مین تمام اشیا محدود اور مخلوق اور اُنکے قوا۔ اور خواص و آثار سب مفوضہ ہین ایسی حالت مین اشیائے عالم سے جو خواص و آثار ظاہر ہوتے ہین وہ اُسی مفوضہ قوت کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہین جو اُن اشیا کو دیگئی ہی اور اُن اشیا کے باہم موثر و متاثر ہونے پر وہی تغیر و تبدل پیدا ہوتے ہین یا ہو سکتے ہین جنکے پیدا ہونے

کے واسطے خالق عالم نے وہ استعداد اُن مین رکھی۔ ایسی
حالت مین معتقدان نیچر یہ کس بنا پر کہتے ہین کہ موسمون کے
تغیر و تبدل مین کسی ما فوق العادت ذات کو دخل نہین ہی اب ہم منکر
صاحب کے اُس خیال کی غلطی پر بحث کرتے ہین جس مین وہ دعا
کی بابت اعتراض کرتے ہین اور مضحکہ کے طور پر کہتے ہین کہ
خدا سے کوئی مکان خود بخود تیار ہو جانے یا کسی مسئلہ ریاضی کے
خود بخود حل ہونے کی دعا کیون نہین مانگی جاتی معلوم ہوتا ہی
کہ منکر صاحب طریق دعا کی حقیقت کو بالکل نہین سمجھے وہ جاہلون کی
طرح دعا صرف اُن الفاظ کو سمجھتے ہین جو دعا مانگنے والے
اپنی ضرورتون کے وقت اپنی زبان سے کہتے ہین واضح
ہو کہ خداوند نے دنیا کو عالم اسباب پیدا کیا ہی زمین پر جو ذی رُوح
پیدا کیے گئے ہین اُن مین جن ضرورتون کی استعداد رکھی گئی
ہے اُن ضرورتون کے روا ہونے کے واسطے مختلف
سامان بھی مہیا کیے ہین اور اُن سامانون کے حصول کی ذرائع
بھی پیدا کیے ہین پس جو ذی رُوح اپنی ضرورتون کے
روا ہونے کے سامانون کی تلاش اُن مقررہ ذرائع سے کرتے ہین
وہ اپنی خواہش اور قوت اور علم کی مناسبت کے ساتھ کامیاب اکثر

ہوتے ہین اور جو اُن ذریعون کو ترک کرتے ہین وہ ناکام
رہتے ہین ذی روحون کے مقاصد کے حصول کے واسطے
جس طرح دنیا مین دوسرے ذرایع ہین اُن ذریعون مین ذی
عقول کے واسطے دعا بھی ایک ذریعہ ہی اگر طالب اپنے
مقصد کے حصول کے واسطے حقیقی ذریعہ کی تلاش کرے گا
اور درست کوشش کرے گا اور اُن موانع پر غالب آئے گا جو
دوران کوشش مین پیش آوین تو اپنے مقصد مین بقدر کوشش
کامیاب ہوگا اور اگر ذرایع کی تلاش مین غلطی کرے گا یا کسی مقص
کے حصول کی کوشش مین حقیقی ذریعہ کو چھوڑ کر دوسرا ذریعہ
اختیار کرے گا یا کوشش مین کمی رہیگی یا موانع پیش آمدہ کو دور نہین
کرسکے گا یا کوشش بے ڈھنگی کرے گا تو اُسی مناسبت سے نقصان
اُٹھائے گا خداوند نے جس کے ہم سب مخلوق اور غلام ہین
ہماری ضرورتون کے روا ہونے کے واسطے جمادات
اور نباتات اور حیوانات کو پیدا کرکے ہم کو راہین سکھلادی ہین
کہ اِن موالید ثلاثہ مین سے ہماری کس ضرورت کا تعلق
کس سے ہی۔ آیا اُن مین ایک سے یا زیادہ سے ہے اور کیا
طریقہ اُسکے روا ہونے کا ہی۔ اور اسی کے ساتھ ہم کو سکھلایا ہے

کہ بہت سے موقعون پر اِن ذرایع کے ہوتے ہوئے بھی ہم کو
اپنے خالق سے استمداد کرنا ضروری ہے اور اسی کا نام
دعا ہی منکر صاحب کو سمجھنا چاہیے کہ مکان کے تیار ہونے کیواسطے
خداوند نے ہم کو سکھایا ہے کہ ہم اول پتھر جمع کرین یا اینٹین تیار
کرین چونہ پکائین لکڑی تختے اور جو اُسکے متعلقات ہین جمع کرین
واقف کار کاریگر تلاش کرین اور مکان بنائین یہ اشیا
جن سے ہمارا مکان بن سکنا ممکن ہے خدا نے خود ہی پیدا
کردی ہین اور اُن کے حصول کے طریقہ بتلا دیے ہین پھر اِن
چیزون کے حصول کے واسطے باقاعدہ کوشش نہ کرنا اور
صرف الفاظ دعائیہ سے اُن کا حصول چاہنا بدعقلی بھی ہے
اور بے ادبی بھی ہی۔ اسی طرح کسی مسئلہ ریاضی کے حل ہونے
کے واسطے اول علم ریاضی پڑہو اُس کے مسایل پر کامل
غور کرو اساتذہ سے مدد لو اسپر بھی عقدہ حل نہو تو بیشک خداوند
سے دعا کرو اور اُمید رکھو کہ وہ اپنی قدرت بالغہ سے مشکل
کو حل کر دے گا عام طور پر بھی جب ہم اپنے کامون مین
برکات حاصل ہونے کی دعائین کرنا چاہین تو اُن کامون
کے متعلقات مین کوشش کرنی ہوئی دعائین کرین اگر ہمکو

یہ خیال ہو کہ جب کامون کے متعلقات کو ہمنے درست کر لیا تو پھر دعا کی کیا ضرورت ہی۔ تو سمجھین کہ ہمارے کامون کے روا ہونے کے واسطے اُن کے متعلقات کی درستی اگرچہ لازمی شرط ہی لیکن متعلقات کے درست ہو جانے کی حالت مین بھی کامیابی لازمی نہین ہی کیونکہ عالم مین حوادث ایسے کثیر ہین کہ اُن کی وجہ سے بڑے بڑے کامون مین خلل پڑجاتا ہے اور ہزارون مجنتین برباد جاتی ہین بعض حوادث کے روکنے کی اُس نے ہم کو قوت دی ہے اور بعض حوادث کسی کے روکے نہین رُک سکتے پس جن حوادث کو ہماری قوت روک سکتی ہے۔ اُن کے متعلق ہم کو اُن حوادث کے روکنے کی تدبیر بھی کرنا چاہیے اور اپنی بقاے قوت اور حوادث سے محفوظ رہنے کے لیے دعا بھی کرنا چاہیے اور جو حوادث ہم سے نہین رُک سکتے اُن کے روکنے کیواسطے اُس خداوند سے محض دعا کرنا چاہیے خداوند سے دُعا کرنا ضروریات ذیل کے واسطے ہونا چاہیے۔

ایک یہ کہ جن مشکل کامون کا ہمنے ارادہ کیا ہی اور اُن کے متعلقات کی درستی شروع کی ہے اُن کے روا ہونے کے واسطے متعلقات کی درستی مین پوری کوشش کرتے ہوئے ترقی قوت اور بقاے

قوت اور مضر حوادث سے محفوظ رہنے کی دعا کرنا چاہیے کیا معنی مضر حوادث کا پیدا نہ ہونے دینا ہمارے اختیار مین نہین ہان بعض حوادث سے محفوظ رہنے کی سمجھ اور قوت ہم کو حاصل ہے لیکن ہمارے اختیار مین یہ نہین کہ ہم اپنی سمجھ اور قوت کو اپنے ارادہ اور اپنی مرضی سے بدون کسی کمی یا تغیر کے قایم رکھہ سکین۔

دوم یہ کہ ہمنے جن امور کے روا ہونے کی امید مین کوشش شروع کی ہے۔اُسکے متعلق یہ دعا کرنا چاہتے ہین کہ اُن کا نتیجہ وہی ہم کو حاصل ہو جس کی آرزو ہمارے دل کو ہی اگرچہ یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ ہماری ہر ایک دعا قبول ہو لیکن ہم کو ضرورت کے موقعون پر جب دعا کی ضرورت ہو تو اپنی ضرورت کے روا ہونے کے متعلقات کے حصول مین کوشش کرتے ہوئے ضرور دعا کرنا چاہیے یہان یہ مثال بھی قابل بیان ہے کہ دنیا مین جب کسی شاہ وقت کی پیشی سے کسی عہدہ یا منصب یا خدمت ملنے کے واسطے کوئی امتحان یا کسی علم کا حصول یا کسی قانون کا یاد کرنا شرط قرار پاتا ہی تو اُس خدمت یا منصب یا عہدہ کے طالب کو وہ شرط پوری کر کے عطا بے خدمت یا منصب کی درخواست کرنا چاہیے امتحان کی شرط کو بالاے طاق

رکھکر نادانون کی طرح خود بخود حصول منصب کی خواہش نہین کرنا چاہیے جب کہ یہ حال ہے تو مکان کے خود بخود تیار ہوجانے اور مسئلہ ریاضی کے خود بخود حل ہونے کی دعا کرنا ایسا ہی بیہودہ طریقہ ہے جیسا امتحان کی شرط کو بالاے طاق رکھکر حصول منصب کی خواہش کرنا لغو بات ہے غرض حصول مقاصد کے واسطے ہم کو لازم ہے کہ جس محل پر جس قسم کی کوشش کی ضرورت ہو وہی کرین جن مقاصد کے حصول مین ہمارے دماغی یا جسمانی محنت کی ضرورت ہو وہان دماغی اور جسمانی محنت کرکے کامیابی حاصل کرین جہان ظاہری ذرایع رک کر لاعلاج ہو جائین وہان اُس کوشش سے کام لین جو اُس حالت کے واسطے مقرر ہے ہم ہر شی کو ٹھیک وہان ڈھونڈین جہان ملنے کی اُمید ہو جب بناتات کا حصول ہم کو مقصود ہو ہم بناتات کی طرف جائین اور وہ آلات اور ذرایع اختیار کرین جن سے ہمارے مطلوبہ بناتات ہم کو ملین جب جمادی اشیا سے ہمارا مطلب نکلتا ہو تو اُسی کے مناسب حالت آلات اور ذرایع بہم پہونچانے مین کوشش کرین یہی طریقہ حیوانات کے حصول مین برتا جاے انسانون مین جس فن کے انسانون سے ہمارا مطلب حاصل ہوتا ہے

اُنھین کے پاس جائین جب کسی مرض کا علاج مقصود ہو طبیب کے پاس جب کسی معاملہ مین انصاف چاہنا ہو مجسٹریٹ یا جج کی خدمت مین حاضر ہون جب کوئی معاملہ حکام کے اختیار حاصلہ سے بڑہکر ہو شاہ وقت سے رجوع کرین غرض ہماری کوشش یہ ہونا چاہیے کہ جو کام ہم ایک مزدور سے لے سکتے ہون اُس کا حصول مجسٹریٹ سے چاہین یا جو کام مجسٹریٹ کے یہان پیش کرنے کے لایق ہو وہ وہان پیش نہ کرکے شاہ وقت کی پیشی مین پیش کرین یا جس کام کے واسطے کوئی محنت شرط ہو وہ شرط ادا نہ کرکے بدون شرط حصول مقصد چاہین پس ہماری دعا باقاعدہ ہونا چاہیے اور باقاعدہ ہونے کی حالت مین ہم کو یقین کرنا چاہیے کہ ہمارا خداوند جب کہ ایسا علیم ہی کہ اُس کے علم سے عالم کی کوئی ایک شی پوشیدہ نہین وہ ہماری نیت اور ہمارے دل کی ہر ایک حرکت پر مطلع ہے وہ ایسا قادر ہی کہ تمام عالم اور اُسکی تمام اشیا اور اُن اشیا کے تمام افعال و آثار کو جب چاہے درہم برہم کردے جب چاہے غیر متناہی اشیا جدید پیدا کردے جب جس طریقہ سے چاہے اُن کے افعال و آثار کو بدل دے تو ایسی حالت مین ایسے خداوند کے موجود ہوتے

ہوئے کیا وجہ ہے کہ اپنی خاص ضرورتون کے وقت ہم اُس سے دعا نہ کرین اور قبولیت کی امید نہ رکھین ہرگاہ دنیا کے معمولی پادشاہون کو یہ قدرت ہی کہ جب قانون کسی کے حق مین کوئی فیصلہ کرچکے اور کسی جج کو اُس مین دست اندازی کا اختیار باقی نہ رہے تب بھی سایل شاہ وقت سے رحم کی استدعا کرسکتا ہی اور شاہ وقت مجرم پر رحم کرسکتا ہی اور محض اپنی مرضی سے قانونی حکم کو بدل سکتا ہی تو پھر وہ خداوند اپنے اُن تمام اقتدارات کے ساتھ کیا نہین کرسکتا وہ سب کچھ کرسکتا ہی اور ہم کو اُس سے سب کچھ امید رکھنا چاہیے۔

جواب نمبر ششم

نمبر ششم مین حضرت منکر نے بیان کیا ہی کہ جوش دل جذبات قلب اور خیالات کے قوانین اور وہ حالتین جن پر خوشی اور غم نیکی اور بدی کا انحصار ہے ایسی ٹھیک اور غیر متغیر ہین جیسے علم کیمیا صحت ضمیر کے قوانین پر نیکی یا خوشی اُسی طرح منحصر ہے جس طرح جسم کی صحت اُسکے منضبط قوانین پر موقوف ہی ایسی حالت مین یہ عقیدہ رکھنا ہمارے واسطے مضر ہی کہ مافوق العادت

ذات کے وسایل سے ہمین کوئی چیز حاصل ہوسکتی ہے اس بیان سے
منکر صاحب نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ عجیب بیٹہ ہنگا ہے کیا معنی جوش
دل جذبات قلب اور خیالات کے قوانین اور وہ حالتین جن پر
خوشی اور غم نیکی اور بدی کا انحصار ہے اگرچہ ٹھیک اور غیر متغیر
ہون یا صحت ضمیر کے قوانین پر نیکی یا خوشی اُسی طرح منحصر ہو جس
طرح جسم کی صحت اُسکے منضبط قوانین پر موقوف ہے تو اُس سے
یہ خیال کرنا کیونکر لازم آتا ہے کہ ہم کو مافوق العادت کے وسائل
سے یہ اشیا یا اُنکے اثر حاصل نہین ہوئے منکر صاحب
نے کچھ بیان نہ کیا کہ جوش دل وجذبات قلب یا خیالات کے
قوانین کو تجویز کرنے والا اُن کے خیال مین کون ہے مین حیران
ہون منکر صاحب اپنے خیالات کی تائید مین ہر ایک قسم
کی خیالی تاویلات سے خداوند جلیل جل جلالہ کے وجود باوجود
کے انکار پر جو زور دیتے ہین اُس مین اُن کی خاص غرض
کیا ہی کیا یہ ہے کہ اِس پیرایہ مین اُن کا ذہن خداوند کے
وجود کے انکار اور اُس کے نہ ہونے پر مطمین ہو جائے تو وہ
درستی اعمال اور اصلاح اخلاق کی قیود سے آزادی حاصل
کرین کیا معنی اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ کوئی خدا نہین ہے

تو اس کے ساتھ ہی یہ ماننا لازم آئے گا کہ جزا یا سزا کا دینے والا
بھی کوئی نہین اور ایسی حالت مین ہم آزاد ہین جو چاہین کرین جن
معاصی اور معائب کے ارتکاب مین ہم کو کوئی خوشی یا کسی
قسم کی لذت مل سکتی ہو یا کوئی نفع ہم کو حاصل ہو سکتا ہو وہ
بے فکری سے کرین زیادہ سے زیادہ احتیاط صرف اس قدر
کافی ہی کہ حتے الامکان اُن مادی اشیا کی خواص پر علم
حاصل کرین جن سے ہم کو کام پڑتا ہے اور اُن مین مضر اشیا
کے استعمال اور مضر اشیا کے قرب سے پرہیز کرین اپنے ابنائے
جنس کے ساتھ برتاو کرنے مین وہان تک پابند احتیاط رہین
جہان تک اصول سوسائٹی کے توڑنے کے متعلق ہمکو ابنائے جنس
مطعون نہ کرسکین یا قانون مجریہ وقت کے رو سے ہم ماخوذ ہوسکین
اس کے سوا جس کام کو ہم بدون مواخذہ کے پوشیدہ طور
پر کرسکین وہ چاہے بُرا ہو اور اُس مین کسی کی حق تلفی ہوتی ہو یا کسی
کو ایذا پہونچتی ہو مگر ہم اُس کو بے فکری سے جب چاہین کرگزرین
مگر شنکر صاحب کو یقین رکھنا چاہیے کہ خداوند اپنے تمام اقتدارات
اور کامل علم کے ساتھ موجود ہے اُس کے علم سے کسی کا
کوئی فعل چاہے وہ پورے احتیاط اور پردہ کے ساتھ

کیا گیا ہو مخفی نہین رہ سکتا ہر شخص کو آپنے ہر ایک عمل کی جزا اور سزا پانے کی اُمید کرنا چاہیے آمدم بر سر مطلب حضرت نے جوشِ دل جذبات قلب اور خیالات کے قوانین کی حالتون کو جو نا قابل تغییر بیان کیا ہے اُن کو لازم تھا اپنے اِس دعوی کے ساتھ اُن اصول قوانین کو بھی بیان کرتے جو اُنکے ذہن مین ہین مگر بہر حال منشا اُن کا اس بیان سے یہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح عالم کی اشیاے محسوسہ خارجی مین نیچرل اثر اور خاص قواعد کی پابندی ہر جگہ یکسان پائی جاتی ہے اُسی طرح تمام انسانون مین دل کے جذبات اور دماغ کے خیالات بھی ایسے یکسان ہین کہ اُن مین کمی بیشی یا اختلاف واقع نہین ہوتا اسی وجہ سے منکر صاحب نے اپنے خیال مین فیصلہ کر دیا ہے کہ تمام اشیاے عالم عام اِس سے کہ وہ حواس سے محسوس ہو سکتی ہون یا معلومات عقلی مین داخل ہون یکسان طور پر سب نیچرل قوانین کی یکسان پابند ہین جس طرح جمادات نباتات اور عناصر کے خواص پر تجربہ کرنے کے بعد حکم قطعی لگایا جا سکتا ہے کہ اُن سے ہمیشہ فلان تحریک یا فلان عمل کرنے پر فلان اثر ظاہر ہو گا اُسی طرح تمام انسانون کے جذبات اور دماغ کے خیالات

ہر ایک یکسان تحریک پر یکسان اثر ظاہر کرین گے جس طرح ہم
آگ سے روشنی اور احراق کا کام ہمیشہ یکسان طور پر لے سکتے
ہین یا جس طرح ہم مقناطیس سے لوہے کو معینہ طور پر کھینچ سکتے
ہین اُسی طرح ایک مرتبہ جس دل یا جس دماغ کا جو کچھہ تجربہ ہم
کو ہو چکا ہی ہمیشہ ہر ایک دل اور ہر ایک دماغ سے اُسی نتیجہ
کی امید کرنا چاہیے اور ایسی حالت مین جب کہ یہ امر مسلم ہو چکا
کہ تمام اشیاے موجودہ عالم ایسے معین اور محدود افعال
رکھتی ہین جن پر ہم سہل تجربہ سے ماہر ہو سکتے ہین اور اُن تمام
اشیا کے خواص اور افعال کو بتمامہ معلوم کر سکتے ہین تو ہم
خود حاکم ہین جس شے سے چاہین اپنی مرضی کے مطابق کام لین
کسی غیبی قوت سے خوف کرنے کی ہم کو کوئی ضرورت باقی نہین
رہتی کیونکہ جب کوئی شے سواے اُن معینہ افعال و آثار کے جنکو
ہم معلوم کر چکے ہین کوئی نیا فعل کر ہی نہین سکتے تو پہر ہم کو خوف
کرنے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے مگر افسوس منکر صاحب اب تک
یہ بھی نہین سمجھتے کہ قوت طبعی اور قوت ارادی وہ ایسی قوتین ہین
جن مین صاف تفاوت ہی ایسی حالت مین اُن اشیا کو بھی جنمین
قوت ارادی موجود ہو طبعی قوت والی اشیا کی طرح محدود دائرون

کے اظہار پر یکسان مجبور سمجھنا محض غلطی ہے اُن کو غور کرنا چاہیے
کہ عالم مین تمام مادّی اشیا مادہ اور طبعی قوت سے مرکب ہین
اور اسی وجہ سے صرف اُن افعال و آثار کے اظہار پر مجبور ہین
جو صانع نے حسب مصلحت خود اُن مین رکھے ہین مگر ارادی قوت
جہان جس قدر ہے وہ اپنی مصلحت اور اپنی مرضی سے کے مطابق کام
کرتی ہے جہان دیکھو مادہ طبعی قوت کا محکوم پایا جاتا ہے اور طبعی قوت
ارادی قوت کی محکوم نظر آتی ہی صانع عالم نے جن اشیاے
مادّی کو اس غرض سے پیدا کیا ہے کہ وہ محدود اور خاص کامون
کے واسطے مخصوص ہون اُن کو محض طبعی قوت عنایت ہوئی ہی
وہ اشیا سواے اُن افعال کے اظہار کے جو اُن مین رکھے گئے ہین
اپنی مرضی سے کوئی اور فعل نہین کر سکتی اور ہر ایک وہ شخص جو اُنکے
افعال و آثار کا صحیح تجربہ کر سکے حکم قطعی لگا سکتا ہی کہ اُن سے ہمیشہ
فلان افعال و آثار کا اظہار ہوگا جمادات نباتات عناصر وغیرہ
اشیا جو ایسی صفات سے موصوف ہین اسی حد مین داخل ہین
ان اشیا کا نام ہم عامل اشیا رکھ سکتے ہین کیونکہ یہ اشیا اُن محدود
اثرون کی وجہ سے جو اُن مین ہین لتعمیل حکم کے واسطے ہر وقت
موجود ہین خالق عالم اگر مادّی اشیا اور طبعی قوت کے سوا کوئی

اور قوت نہ پیدا کرتا تو عالم کے کام بالکل ناتمام حالت مین رہتے
اُس خداوند قدیر نے اپنی مصلحتون کے موافق مادہ اور اشیاے
مادّی اور قُوّت طبعی پر حکومت کرنے اور اُن مین تصرفات کرنے
کے واسطے قُوّت عقلی پیدا کر کے اُس کو علم اور قُوّت تصرف
کرنے کی عنایت فرمائی یہ عقلی قُوّت جس کا نام ارادی قوت
بھی ہے مادّی نہین غیر مادّی ہے کیونکہ قُوّت طبعی کی طرح
یہ افعال خاص کی پابند نہین بلکہ کسی فعل کے کرنے اور
نہ کرنے اور حسب مصلحت خود کم یا زیادہ کرنے کا اختیار رکھتی
ہی وہ جس نسبت سے جس جگہ ہے اُسی نسبت سے ورستی
اور آزادی اور حکومت کے ساتھ ہی۔ غرض عالم کے
ابتداے انتظام پر نظر کی جاتے یا ما بعد انتظام پر نیز قدرتی
انتظام پر غور کی جائے یا مخلوق کے ما بعد انتظام پر ہر جگہ اجزاے
مادہ اور مادہ بمنزلہ سامان واسباب کے اور طبعی قُوّت
مثل عامل وخادم کے اور ارادی وعقلی قُوّت مانند مجوز اور
مقنن اور متصرف اور حاکم کے پائی جاتی ہے یہ بھی ظاہر
ہی کہ انتظام عالم اشیا یا اجزاے اشیا کے اجتماع اور
افتراق پر منحصر ہے عالم کی کوئی مادّی شی خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی

لطیف ہو یا الطف جب تک اُس کے اجزا فراہم نہ کیے جائینگے
نہین بنیگی اور بن جانے کے بعد جب تک وہ اجزا متفرق
نہین کیے جائینگے نہین بگڑے گی جبکہ یہ کلیہ مسلم ہی تو یہ امر بھی
واجب التسلیم ہے کہ کسی شے کو بنانے کے واسطے اجزاے
مادہ کو اپنے مرضی اور ارادہ سے فراہم کرنا اور ایک وقت خاص
پر متفرق کر دینا یا اُس مین مجتمع اور متفرق ہونے کی استعداد
رکھنا صرف قوت ارادی اور عقلی کا کام ہے قوت طبعی کو اِس مصلحت
اندیشی مین ذرا بھی دخل نہین اولاً اشیاے عالم کے بنانے
کے واسطے قدرت کی قوت ارادی نے ذرات صغار مادہ کو
پیدا کیا اور پھر اُن ذرات صغار مادہ کو مجتمع کر کے مفردات
ابتدائی اور مرکبات ابتدائی کو بنایا پھر اُن مصنوعات مین وہ
استعدادین پیدا کین جن سے درجہ بدرجہ مصنوعات مابعد کا ظہور
ہوتا رہتا ہے اور خواص و آثار خاص ظاہر ہوتے رہتے ہین
بہر حال عالم مین جو اشیا نظر آتی ہین یا محسوس ہوتی ہین اُنمین
ایک شے بھی ایسی نہین جو اولاً بدون ارادہ صانع اول کے اور
بعد مین بغیر تصرف قوت عقلی و ارادی کے بنی ہو یا بن سکتی ہو
ایسی حالت مین قوت طبعی کو جس کا نام نیچر بھی ہے ایسا فاعل

مختار ماننا کہ اُسکے مقابلہ میں خدا وند جل جلالہ کے وجود باجود سے انکار کرنا لازم آتا ہو کیسا ناتمام اور ناقص خیال ہے مجکو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ لفظ نیچر کی تعریف جن صفات کے ساتھ علماے نیچر نے بیان کی ہے وہ صفات مادہ اور اشیاے مادّی اور قُوّت طبعی تک محدود ہین غیر مادّی قُوّتین نیچرل اثرون سے جدا اور مستثنےٰ ہین اگر معتقدان نیچر غیر مادّی قوتون کو اپنی تنگ خیالی کی وجہ سے تسلیم نہ کرتے ہون تو آنکے عدم تسلیم سے حقیقت حقہ کا لعدم نہین ہوسکتی اور اگر وہ غیر مادّی قُوتون کو تسلیم کرنے کی حالت مین اُن کی نسبت نیچرل اثرون کو وسیع ماننے کے اعتقاد سے یہ کہنے لگین کہ جو صفات غیر مادّی قوتون مین موجود ہین وہ صفات مادّی اشیا سے گو جدا گانہ طور کے ہون تاہم چونکہ صفات ہین بدین وجہ وہ صفات خاص اُن اشیا کا نیچر ہین اور اس بنا پر نیچر کا تصرف اُن مین بھی ہے تو مین اِس کے جواب مین یہ کہہ سکتا ہون کہ اُنھون نے اپنی خیالی تائید کی ضرورت سے نیچر ایک ایسی فرضی ہستی کا نام رکھ لیا ہے جس کا وجود ہر ایک موجود شئے کے ساتھ ماننا لازم آتا ہو اور یہ اِس قسم کی مثال ہے جیسے

کوئی یہ دعوی کرے کہ تمام عالم مین جہان دیکھو وجود اور ہستی کے تصرفات ہین سواے وجود اور ہستی کے کوئی دوسری متصرف شی عالم مین موجود ہی نہین اہل مذاہب نے غلطی سے خدا کو یا اُس کے تصرفات کو تسلیم کر لیا ہے ظاہر ہے کہ اس قسم کی بحث کو ایک طرح سے بہت بڑی قوت حاصل ہو گی کیا معنی کوئی شی بھی جس کا نام لیا جائے یا تصور کیا جاے یہ ناممکن ہی کہ اُس کا وجود اور اُس کی ہستی تسلیم نہ کی جائے تصور کرنے اور نام لینے کے ساتھ ہی اُس کے وجود اور اُسکی ہستی کو ماننا لازم آئے گا لیکن فوراً عقل فیصلہ کرے گی کہ ہستی اور وجود کا لفظ اگرچہ تمام موجودات عالم پر باعتبار اُن کے موجود ہونیکے صادق آتا ہے لیکن ہر ایک موجود کی حالت جداگانہ ہے کوئی قوی کوئی ضعیف کوئی دیرپا کوئی کم پا کوئی ہونے اور مٹ جانے والا کوئی قایم رہنے والا اور غور کریگی کہ اگرچہ صانع اور مصنوع دونون پر اپنی اپنی حالت مین تعریف وجود اور ہستی کی صادق آتی ہے مگر مصنوع اور صانع کے وجود اور ہستی مین بڑا فرق ہے مصنوع کی ہستی ہونے اور جانے رہنے والی اور صانع کی ہستی قایم اور برقرار رہنے

دائی ہی وہ اشیا جو ممکن الوجود کے سلسلہ مین مقید ہین
دوسری قسم کی ہین اور ذات پاک واجب الوجود کچھ اور ہی ہے
ایسی حالت مین نیچر کو جو صرف ممکنات کے ساتھ مخلوق ہوا ہے
اور صفات خاص کا پابند ہی خداوند جلیل جل جلالہ کے مقابلہ مین
متصرف ماننا اگر بد عقلی نہین تو اور کیا ہے خداوند خداوند ہی ہے
اور مخلوق مخلوق ممکن ممکن ہے اور واجب واجب کسی خیال اور
کسی عقیدہ سے ممکن واجب اور واجب ممکن نہین ہوسکتا مادہ اور
اشیاے مادی اور دوسری تمام وہ اشیا جو کہ مخلوق
ہین مخلوق ہی رہین گی کسی کے حسن ارادت سے وہ مخلوق کے
سلسلہ سے آزاد نہین ہوسکتین اور وہ خداوند جو ازلی ابدی علیم
و قدیر اور خالق ہے وہ خالق ہی رہے گا اُس کے اقتدار
اور اُس کے تصرفات ہمارے ناتمام عقیدہ کی وجہ سے اُس
پاک ذات سے جدا اور منفک نہین ہوسکتے وہ وہی ہی جو ہے
جل جلالہ اب مین چند اشعار پڑھتا ہون۔





مُسدّس

الٰہی درد دل لفظونسے لب تک آ نہین سکتا
عجب ڈھب کی خلش ہی چین دم بھر پا نہین سکتا
بنائے صوت اسکو ناطقہ پہنا نہین سکتا
خوشی سے جی نہین سکتا ہون مر بھی جا نہین سکتا
بھیانک صورتین افسردگی کی دل دکھاتی ہین
نہین من چاہتا جنکو وہ شکلین پیش آتی ہین

۲
تسلّی کون دے کسکو غرض ہی خستہ حالونکی
نکمّونکی ہوسناکونکی در در پھرنے والونکی
شکستونکی پریشان خاطرونکی۔ پائمالونکی
نحیفونکی سیہ کارونکی۔ آشفتہ خیالونکی
گئے گذرے ہوؤنکے زخم کو مرہم نہین ملتا
جگر کا درد بٹوا لینے کو ہمدم نہین ملتا

بھٹکتا پھر رہا ہون دشتِ غم مین بیکسی تنہا
جدا ہونے پہ مائل مجھسے ہی سایہ تلک میرا
نگاہِ یاس مین تاریک ہے دنیا و مافیہا
اب اس مایوس حالت مین بتا ڈہونڈون مین در کسکا
سمٹتا تہا فریادرس کی جستجوئین مین
چلی پڑتی ہین امیدین تڑپتی آرزوئین ہین

تنِ مجروح ضبطِ درد کی طاقت نہین رکھتا
ارادے تھک گئے کچھہ کرنیکی ہمت نہین رکھتا
دلِ وارفتہ عرضِ حال کی قوت نہین رکھتا
مری افسردہ صورت سے کوئی الفت نہین رکھتا
امنگون مین ہوس باقی نہ تن مین جوش باقی ہے
ید و پا مین توانائی نہ سر مین ہوش باقی ہے

غرض کچھہ بن نہین پڑتا پریشانی سی رہتی ہے
محیطِ دیدۂ پرنم مین طغیانی سی رہتی ہے
امید و یاس کے جھگڑے مین حیرانی سی رہتی ہے
کبھی کچھہ سوچ کر پہرون پشیمانی سی رہتی ہے
اسی نا مطمئن حالت مین تیرے در پہ آیا ہون
دلِ مایوس کو کھینچے ہوئے ہمراہ لایا ہون

نگاہ رحم سے دیکھ اور وہ کر جو سب سے بہتر ہو
نیا ہو حکم یا پہلے سے قسمت میں مقدر ہو

مجھے مطلب نہیں اس سے وہ کیا ہو اور کیونکر ہو
جہاں مجھ سا طلبگار اور تجھ سا بندہ پرور ہو

دہاں گفت و شنید این و آن چون و چرا کیسی
ادب سے بڑھ کے سرگرمی حضورِ کبریا کیسی

سوا تیرے کسی کے کیوں تیری سایل کو پروا ہو
وہ کیا ہے جو تیرے بندوں کو تجھ سے مل سکتا ہو

کوئی اُسوقت دیکھے جب ترا بابِ کرم وا ہو
کہ داں بسیار بخشی ہو یہاں جوشِ تمنّا ہو

دیا جائے سبھی کچھ مجھکو اور میں لیے جاؤں
ادائے شکر کرتا جاؤں اور خواہش کیے جاؤں

تری قدرت ہر اک شے سے عجب صنعت دکھاتی ہے
نئے ساماں کرتی ہے نئے عالم بناتی ہے

کہیں پردہ نئی بنیاد کا پتھر جماتی ہے
کہیں تعمیر کرتی ہے کہیں گھر کو سجاتی ہے

کہیں ایزاد کرتی ہے کہیں تخفیف کرتی ہے
جُدا قانون ہر اک کے لیے تصنیف کرتی ہے

۹ نئے عالم کو دیتی ہے نیا نیچر نئی فطرت
نرالا حسن انوکھا علم طرفہ فن نئی حکمت
نئی قوت نئی ہمت نئی شوکت نئی عظمت
نئی مخلوق طرزِ نو نئی رسمین نئی عادت

وہی ہوتا ہی جو جسکے لیے طرزِ عمل ڈالے
وہی مختار ہی پھر جسوقت جو چاہے بدل ڈالے

۱۰ نہ وہ عاجز بدلنے مین نہ کم ہمت بنانے مین
نہ اندیشہ گھٹانے مین نہ کچھ مشکل بڑہانے مین
نہ قایم رکھنے مین حیران نہ درماندہ مٹانے مین
ارادہ ہوتے ہی سب کچھ ہی اسکی کارخانے مین

نہین اسباب پر موقوف ہرگز اہتمام اس جا
فقط آہنگ قدرت سے ہوا کرتا ہی کام اس جا

۱۱ تری قدرت کی حد یارب نہین ممکن کوئی پائے
کسیکی کیا حقیقت ہی کہان ڈہونڈھے کہان جائے
سمندِ فکر کو کیسی ہی چالاکی سے دوڑائے
کروڑون سال میدانِ خلا مین ٹھوکرین کھائے

یہ وہ ابجد ہی جسمین نقطہ پایان آ نہین سکتا
یہ وہ مشکل معما ہی کوئی بتلا نہین سکتا

۱۲ ہون گرم عزم اگر ہم بہر سیر گلشن عالم — چلین ہم پل مین لاکھون میل لاکھون سال تک پیہم

ازل سے تا ابد کوشش مین سرگرمی رہے ہر دم — مگر ممکن نہین حد تک کسی شی کی بھی پہونچین ہم

تری خلقت کی کوئی شخص غایت پا نہین سکتا

ہدایت پا نہین سکتا نہایت پا نہین سکتا

۱۳ تو ایسا ہی تری مدحت مین یارب کیا کہے کوئی — جو ہون تشبیہ کی فکرین تو کس جیسا کہے کوئی

مقدس و مطہر پاک اور اعلے کہے کوئی — تری شان اس سے اعلی تر ہی یارب کیا کہے کوئی

ثنا گستر کو یہان کچھ استعارے مل نہین سکتے

غریق بحر مدحت کو کنارے مل نہین سکتے

۱۴ جہان اور سب جہان والے زمین و آسمان والے — مکان و لا مکان والے یہان والے وہان والے

ذوی الحس اور بحس بے زبان ہون یا زبان والے — مجرد روح یا اجسام ہون یا جسم و جان والے

تجھی سے زیست پاتے ہین تجھی سے رزق پاتے ہین

تجھی کو یاد کرتے ہین تری خوشیان مناتے ہین

۱۵ جہان دی جیسی حالت ویسے ہی پیدا کیے سامان
رضیعونکے لیے شیر اور چبانے والونکو دندان

سبک جسم اُنکو بخشے جو ہوا پر ہوتے ہین پران
نرالی ساخت کی اُنکی جو پانی مین رہین ہر آن

قوی سعی کیے اُن سبکے جو منقار والے ہین
سمجھ اور بوجھ دی اُنکو جو کاروبار والے ہین

۱۶ بری الذمہ ہین جنکو فقط قوت طبیعی دی
وہی کر سکتے ہین جو کچھ طبیعت اُنمین ہے رکھی

وہ طبعًا جو کرین اُسمین خطا اُنکی نہین کچھ بھی
سزا ہے شکر و شکوہ کوئی بھی حالت نہین اُنکی

ظہور فعل طبعی مین وہ خود مجبور ہوتے ہین
نہ وہ مغموم ہوتے ہین نہ کچھ مسرور ہوتے ہین

۱۷ عناصر اور جمادی اور نباتی جتنی ہین اشیا
وہ ہین اِس حد مین داخل اور ذرا ذمہ نہین اُنکا

کہ وہ طبعًا جو کرتے ہین نتیجہ ہوگا کیا اُن کا
بلا سے اُنکی اچھا ہو نتیجہ یا بُرا پیدا

جو اُنسے کام طبعی لو وہ طبعًا کر گذرتی ہین
نہ کچھ امید رکھتی ہین نہ کچھ بھی خوف کرتی ہین

۱۸ مگر ہان جنکو عقلی اور ارادی قوتین دی ہین — ہی اُس نسبت سے ذمہ اُنکا جس نسبت سے بخشی ہین

بقدرِ علم اور قوت وہ جن کامون مین ساعی ہین — بھلا کرنے تک اچھی ہین بُرا کرنے مین خاطی ہین

وہ بارِ ذمہ داری سے کسی ڈھب بچ نہ جائینگے

عمل جیسا کرینگے اُسکا پھل بے شبہہ پائینگے

۱۹ طبیعی قوتین محکوم پائی جاتی ہین ہر جا — ارادی قوتون کو ہر جگہ فرمان روا دیکھا

جو اول قوتین ہین حکم کی تعمیل مین یکتا — تو بیشک دوسری فرمان دہی مین اپنی بیکتا

مادہ اور طبیعی قوتین سامان عالم ہین

ارادی قوتین سب نافذِ فرمان عالم ہین

۲۰ ارادی قوتون پر ہی حکومت اُنکے معطی کی — جہان انصاف ہوتا ہی کمی بیشی نہین چھپتی

بڑہی جو حد سے آگے اور ذرا بھی راہ سے بھٹکی — نتیجہ فعل کا پانے کی مستوجب وہین ٹھہری

یہان ہر فعل کی ہر وقت نگرانی برابر ہے

ہمہ بینی برابر ہے ہمہ دانی برابر ہے

۲۱ قوے ہوں یا مادّہ ہی تصرّف سب میں قدرت کا
وہی خالق وہی صانع وہی معطی ہی شوکت کا
کرشمہ ہی یہ سب کچھ کبریا کی پاک قوّت کا
مقرّ ہی ہر کوئی ذی عقل اُسکی شان عظمت کا

ہر اک شی بنکے سبحانی ہی وہ قایم ہمیشہ سے
وہی ہر شی کا خالق ہی وہی دایم ہمیشہ سے

۲۲ الٰہی احمدی حاضر ہی تیرے باب عالی پر
پہونچنے دے مری نظرین جمالِ لایزالی پر
نگاہ رحم فرما اپنے دیرینہ سوالی پر
عروجِ قرب کا مشتاق ہوں اس خستہ حالی پر

جدا کب تک ہوں اے خالق کون و مکاں تجھ سے
تجھی کو چاہتا ہوں اے خداوندِ جہاں تجھ سے